روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۸ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ ، ۸ نبوت ۱۳۶۸ ہش ، ۸ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استہزاء کرنے والوں کا انجام

"استہزاء کرنے والے ہمیشہ مغلوب ہوتے ہیں۔ اس لئے یا تو پھر بعد میں دیر میں آتے ہیں اور شرمندہ ہوتے ہیں اور پچھتاتے ہیں اور روتے ہیں اور گریہ و زاری کرتے ہیں اور استغفار سے کام لیتے ہیں یا پھر خود انکی عظمتیں مٹا دی جاتی ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۲۸ اکتوبر ۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ حضور اردو کتابوں کا تو کبھی بھی پروف نہیں آتا۔ فرمایا)

"اردو کیا بھیجنا ہوتا ہے وہ تو صاف ہوتا ہے۔ ہاں بعض نادان اتنا اکثر اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ اردو میں پنجابی ملا دیتے ہیں مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ ایک شخص نے میری طرف سے کسی ایسے ہی معترض کو جواب دیا کہ تم انصاف کرو کہ اگر وہ اردو میں پنجابی کے الفاظ ملا دیتے ہیں تو غضب کیا ہوا؟ انکی ملکی اور مادری زبان ہے اس کا کیا حق نہیں؟ جب وہ انگریزی یا عربی اور دوسرے کی زبان کا کوئی لفظ اردو میں ملاتے ہیں تو تم اعتراض نہیں کرتے مگر جب کوئی پنجابی کا لفظ مل جائے تو اعتراض کرتے ہو۔ شرم تو کرو۔ اگر تعصب نہیں تو کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صد ۱۳۷)

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کبھی تم کو مال سے یا جان سے یا اولاد یا کھیتوں وغیرہ کے نقصان سے آزمایا کریں گے۔ مگر جو ایسے وقتوں میں صبر کرتے اور شاکر رہتے ہیں تو ان لوگوں کو بشارت دو کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کشادہ اور ان پر خدا کی برکتیں ہوں گی۔ جو ایسے وقتوں میں کہتے ہیں (ہم اللہ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ترجمہ از ناقل) یعنی ہم اور ہماری متعلق کل اشیاء یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہیں اور پھر آخرکار ان کا لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے۔ کسی قسم کے نقصان کا غم اُن کے دل کو نہیں کھاتا۔ اور وہ لوگ مقامِ رضا میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ صابر ہوتے ہیں اور صابروں کے واسطے خدا تعالیٰ نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صد ۱۹۸)

سیمینار

ماونٹین وانڈر لسٹ کلب (MOUNTAIN WANDERLUST CLUB) ، ماؤنٹین روورز کلب (MOUNTAIN ROVERS CLUB) کے تعاون سے ایک سیمینار بعنوان "کوہ نوردی ایک مشغلہ ایک ذریعہ تعلیم" مورخہ ۹ نومبر بروز جمعرات، بوقت سوا چار بجے شام بمقام "خلافت لائبریری ربوہ" میں منعقد کروایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دلچسپ اور معلوماتی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا ہے جس میں سلائیڈز بھی دکھائی جائیں گی۔ نمائش ۱۰ نومبر بروز جمعۃ المبارک کو بھی جاری رہے گی۔ احباب جماعت سے شرکت کی درخواست ہے۔

سید احمد رضوان
پریس سیکرٹری (وانڈر لسٹ کلب)

• مکرم سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت و تندرستی عطا کرے۔

کرنل ڈاکٹر نوری صاحب کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترم ڈاکٹر کرنل مسعود الحسن نوری صاحب بخار کی وجہ سے کئی ہفتے سے بیمار ہیں، سر میں درد رہتا ہے۔ احبابِ کرام سے خصوصی درخواست ہے کہ اس نافع الناس اور خادمِ خلق وجود کی صحت و تندرستی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جلد تر کامل شفایابی عطا کرے۔

ظن کے نتیجہ میں پیدا ہونیوالی معاشرتی برائیاں

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(ارشاد باری ۔۔۔ ناقل۔) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بے وجہ خیال آرائیاں نہ کیا کرو۔ کیا تم وہموں میں مبتلا رہ کر ہی زندگی گزار دو گے؟ سوچتے رہتے ہو کہ فلاں نے یہ بات کیوں کی ہوگی۔ کس کے لئے کی ہوگی۔ کس بری نیت سے کی ہوگی یا فلاں نے یہ فعل کیوں کیا ہوگا، اس کے نتیجہ میں اپنے ذہنوں میں ہی کہانیاں بنتے رہتے ہو اور ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں پالتے رہتے ہو۔ چنانچہ معاشرہ میں بہت سی برائیاں گھروں میں (اکثر ظن ـــ ناقل) کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ ظن بالکل نہ کرو کیونکہ استنباط ظن کا ایک حصہ ہے بعض مواقع پر بعض علامتیں ظاہر ہوں تو ظن کے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ، پچاس پیسے

۸۔ نبوت ۱۳۶۸ہش — ۸، نومبر ۱۹۸۹ء

امن عامہ کا قیام

"لا اینڈ آرڈر" ـــ امن عامہ کا قیام حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اور جس طرح متعلقہ افسران سمجھتے ہیں کہ امن عامہ قائم کیا جا سکتا ہے، وہ فیصلے کرتے ہیں اور ان پر عمل درآمد کروانے کی کوشش کرتے ہیں، اس میں حکومت غلطی بھی کر سکتی ہے۔ لیکن بہر حال اس امکان کے باوجود حکومت اپنا حق استعمال کرتی ہے۔ کبھی وہ کسی علاقے میں علماء کا داخلہ بند کر دیتی ہے۔ کبھی ان کی تقریر پر پابندی لگا دیتی ہے۔ اور کبھی جلسہ جلوس کی ممانعت کر دیتی ہے۔ لیکن ایسا کبھی دیکھنے میں نہیں آیا کہ پابندی صرف ایک طبقہ پر لگائی جائے جیسا کہ احمدیہ جماعت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ہمارے تو بچے اور نوجوان بھی اپنے بے ضرر اجتماع نہ منعقد کر سکیں اور دوسری طرف ختم نبوت والوں کو بھرپور جلسہ کی اجازت دی جائے اور وہ بھی ایک ہی شہر میں۔ یعنی ربوہ میں جہاں تقریبًا ساری کی ساری آبادی احمدیوں کی ہے۔ وہاں احمدی تو جلسہ نہ کر سکیں۔ لیکن باہر سے لوگ آکر یہاں جلسہ بھی کریں اور جلسہ بھی ایسا جہاں اشتعال ہی کی باتیں کی جائیں۔ اگر احمدی منظم نہ ہوں اور صبر سے کام لینے والے نہ ہوں تو خدا نخواستہ جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے۔

یہ بات ہم بھی نہیں سمجھ سکتے۔ اور دنیا بھر کے سوچ بچار کرنے والے لوگ بھی نہیں سمجھ سکتے کہ ربوہ میں احمدیوں کا جلسہ تو لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کر سکے اور باہر سے آکر یہاں کے لوگوں کو گالیاں دینے والے لوگ کسی لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے کا سبب نہ بنتے ہوں۔ یہ باتیں ہمارے بھی سامنے ہیں اور آہستہ آہستہ ساری دنیا کے سامنے بھی آ رہی ہیں۔

امن عامہ کا مسئلہ کبھی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ نہ ایک طبقہ کی طرف سے نہ دوسرے طبقہ کی طرف سے۔ لیکن اگر حکومت سب کو ایک جیسا موقعہ نہ دے تو یقینًا حکومت کے اس اقدام کو نہ صرف قابلِ تعریف نہیں کہا جا سکتا بلکہ قابلِ مذمت کہنا نامناسب نہ ہوگا۔

شرافت کی حفاظت کیجیے اور شرارت کو روکیے۔ اس طریق سے امن عامہ کا قیام کرنا حکومت کا فرض ہے۔

سچی بات خدا کے گھر سے پاتی ہے امداد
جھوٹوں کا ہر جھوٹ انہیں کر دیتا ہے برباد
مَیں دُنیا بھر کے ہر اِک فرد سے کہتا رہتا ہوں
سچی بات کرو اور سچ پر رکھو ہر بُنیاد

ابوالاقبال

میں نے تیرا نام لیا تو میرا نام بھی نکلا ہے
مدت سے جو رُکا پڑا تھا اب وہ کام بھی نکلا ہے

مجھ کو دیس نکالا دیکر چین سے کب تُو سویا تھا
ہونٹ تو ہنستے رہتے تھے پر دل تیرا تو رویا تھا

پھول اور کانٹے ہر وادی میں یوں مل جل کر رہتے ہیں
جیسے ماں جائے دو بھائی اپنے دُکھڑے کہتے ہیں

راتوں کے گھمبیر اندھیرے راہوں پر چھا جائیں گے
منزل تے آواز نہ دی تو منزل کیسے پائیں گے

پریت کی گتھی سلجھانے کا دعوٰی تو سب کرتے ہیں
لیکن سب عاجز ہیں اس سے، اسکا پانی بھرتے ہیں

چاروں اور اک جشن بپا ہے بندوقوں کے پہرے میں
اس طوفاں سے کون بچیگا جو بپھرا ہے لہروں میں

یہ کس کا سنگیت ہے جو اب کانوں میں رس گھول رہا ہے
یہ آواز کا جادو ہے اور یہ جادو انمول رہا ہے

میں نے گھر کی دیواروں کا روگ بھلا کب پالا ہے
سب کو اپنے ساتھ ملانے کا اک ڈول سا ڈالا ہے

دوست تو میری باتیں سُن کر مجھ کو دانا کہتے ہیں
اور دشمن ہر ایک حقیقت کو افسانہ کہتے ہیں

کچھ لوگوں نے تمکو نسیم اِک سچی بات بتائی ہے
اب تم خود بھی غور کرو اسمیں کتنی سچائی ہے

نسیم سیفی

"اگر خدا تعالیٰ مجھے اختیار دے کہ خلوت اور جلوت میں سے تُو کس کو پسند کرتا ہے تو اس پاک ذات کی قسم ہے کہ مَیں خلوت کو اختیار کروں ـــــ جو لذت مجھے خلوت میں آتی ہے اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

تحریک آزادی

محترم مولانا جلال الدین شمس

اگست ۱۹۱۴ء میں عالمگیر جنگ کا آغاز ہوا۔ جرمنی کے پاس سامان جنگ کی فراوانی کے پیشِ نظر دوسری طاقتیں اس سے خائف تھیں۔ جرمنی کو یقین تھا کہ جنگ چھڑ جانے سے ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف بغاوت پھیل جائے گی اور ترکوں کے خلاف جنگ کی وجہ سے تمام عالم اسلامی انگریزوں کے خلاف صف آرا ہو جائے گا۔ مگر جرمنی کی امیدوں کے خلاف ہندوستان نے وفاداری کا ثبوت دیا۔ ۲۰ لاکھ ہندوستانیوں نے جنگ میں شرکت کی اور فرانس، مقدونیہ، ترکی، فلسطین اور عراق عرب میں جا کر لڑے۔ مشرقی افریقہ کی جرمن نوآبادیات کو بھی ہندوستانی افراد نے فتح کیا۔ حکومت ہند نے ۱۰ کروڑ پاؤنڈ اور ریاستوں نے ۵۰ لاکھ پاؤنڈ قرضہ دیا۔ لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند نے بدیں الفاظ ہندوستان کی قربانیوں کا اعتراف کیا۔

"ہندوستان نے اس قدر خون بہایا کہ وہ بالکل سفید ہی ہو گیا۔"

اس جنگ کے نتیجے میں ہندوستانیوں میں کافی سیاسی بیداری پیدا ہو گئی اور ۱۹۱۶ء میں کانگرس اور مسلم لیگ نے ایک متحدہ اجلاس کر کے اصلاحات کے لئے ایک مشترکہ سکیم حکومت کے سامنے پیش کی۔ مسٹر مانٹیگو وزیر ہند نے ہندوستانیوں کی بڑھتی ہوئی بے چینی اور پریشانی کے پیش نظر ۲۰ اگست ۱۹۱۷ء کو ایک اعلان کے ذریعے ہندوستان سے متعلق حکومت انگلستان کی پالیسی کا ان الفاظ میں اعلان کیا۔

"حکومت کا منشاء ہندوستانیوں کو انتظام حکومت میں شریک کرنا ہی نہیں بلکہ منتہائے مقصود یہ ہے کہ وہ حکومت خود اختیاری کے قابل ہو جائیں اور یہ کہ ملک کا تمام انتظام ہندوستانیوں کو سونپ دیا جائیگا۔ مگر ہندوستان کا برطانیہ سے تعلق قائم رہے گا۔"

اس اعلان کے بعد وزیر ہند نے ہندوستان آکر حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں اور لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے ہند سے مشورہ کیا۔ بالآخر ۸ جولائی ۱۹۱۸ء کو برٹش پارلیمنٹ کے سامنے اصلاحات کی سکیم ایک مشترکہ رپورٹ کی صورت میں پیش کر دی جو مانٹیگو۔ چیمسفورڈ رپورٹ کہلاتی ہے مگر کانگریس نے اپنے امرتسر کے اجلاس میں ان اصلاحات کو غیر تسلی بخش قرار دیکر سوراج یعنی مکمل آزادی کا مطالبہ کیا۔ انگریزوں کا ایک بڑا طبقہ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں حکومت دے دیئے جانے کے سخت مخالف تھا۔ ان کے دماغ یہ سمجھنے سے بالکل ہی قاصر تھے کہ چند سالوں کے اندر اندر ہندوستان میں اس قدر عظیم الشان بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانے کے لئے امام جماعت احمدیہ نے لکھا:

"کہ ہندوستانیوں کی بیداری کی کئی وجوہات ہیں۔ اوّل مغربی تعلیم کے ساتھ مغرب کی آزاد اور اقتصادی اور علمی ترقی کا کچھ منظر بھی مغربی تعلیم حاصل کرنے والوں کے سامنے آیا۔ وہ جو کچھ کتب میں پڑھتے ہیں اسے جب گردوپیش میں نہیں دیکھتے تو قدرتاً ان کے دلوں میں تکلیف ہوتی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ یوروپ کی طرح ان کا بھی حکومت میں دخل ہو۔

دوئم! تعلیم یافتہ طبقے کے بعد انگریزوں سے زیادہ تر ملنے کا موقع ہندوستانی سپاہیوں کو ملتا تھا۔ قدیم روایات کے مطابق ہندوستانی سپاہی انگریزی سپاہی کی برتری کو تسلیم کئے چلا آتا تھا۔ اور انگریز سپاہیوں کو علیحدہ بھی رکھا جاتا تھا۔ مگر جنگ میں ۵ لاکھ سپاہی پہلے فرانسیسیوں کے پاس رہے۔ پھر ان کی جگہ بدلی گئی تو پھر انگریز سپاہیوں کے ساتھ انہیں رہنے کا موقعہ ملا۔ وہ انگلستان سے وہاں تازہ گئے تھے۔ پس ہندوستانی سپاہی جو پہلے صرف اطاعت اور ادب سے واقف تھا اسے محسوس ہوا کہ میرے بھی کچھ حقوق ہیں۔ اور یہ کہ ہندوستانی طریقِ حکومت کے علاوہ اور بھی طریقِ حکومت ہیں۔ لاکھوں آدمی جو ملک کے گوشہ گوشہ کے قائم مقام تھے جنگ سے واپس آئے تو انہوں نے اس خیال کو پھیلا دیا کہ یہ بھی ممکن ہے کہ اپنے ملک کے لوگوں کے ذریعے سے ملک پر حکومت کی جائے۔ اور یہ کہ ساری دنیا میں اسی طرزِ حکومت کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔

سوئم۔ جنگ سے پہلے عام ہندوستانی یہ خیال کرتا تھا کہ انگریزوں کے برابر اور کوئی قوم نہیں اور سب دنیا مل کر بھی انگریزوں کو پریشان نہیں کر سکتی۔ اور وہ اس خیال پر ایسا مضبوط تھا کہ اس کے نزدیک انگریزوں سے حکومت ہند کا مطالبہ کرنا ایسا ہی تھا جیسا چاند لینے کی خواہش کرنا۔ لیکن جنگ میں جب اس کے گھر پر آکر افسروں نے یہ کہنا شروع کیا کہ اس وقت سرکار پر سخت مصیبت ہے اور ان سے مدد طلب کی جانے لگی تو ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک معلوم ہو گیا کہ دنیا میں ایک ہی حکومت نہیں بلکہ اور بھی ہیں۔ اور یہ کہ ہندوستان ایسا کمزور نہیں بلکہ اس وقت انگلستان اپنے بچاؤ کے لئے اس کی مدد کا طالب ہے

چہارم۔ پہلے لوگ اخبار پڑھنے کے عادی نہیں تھے مگر جب ہر طبقہ کے آدمی جنگ پر جانے شروع ہوئے تو ان کے عزیزوں اور رشتہ داروں نے اخبارات کو پڑھنا شروع کیا تا کہ جنگ کے حالات معلوم کریں۔ اس سے ان کے علم میں اضافہ ہوا۔ اور جنگ کے نقصانات سے انہیں معلوم ہوا کہ انگریزی حکومت ایسی مضبوط نہیں جیسی وہ سمجھ رہے تھے اس طرح سیاسی دلچسپی ترقی کر گئی۔ تعلیم یافتہ طبقے پر جنگ کا اثر یہ ہوا کہ جنگ کے دوران میں اس مسئلے پر خاص طور پر زور دیا گیا کہ کسی حکومت کو حق حاصل نہیں کہ وہ کسی ملک کی آبادی کی مرضی کے خلاف اس پر حکومت کرے اور اس پر اس قدر زور دیا گیا کہ یہ اصل ایک مذہبی اصل کی طرح مقدس ہو گیا۔ اس تغیر نے لوگوں کے اندر سلف گورنمنٹ کی پوشیدہ خواہش پیدا کر دی۔

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو

آپ کا خط ملا

مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی لندن سے تحریر کرتے ہیں۔

"آپ کو اور آپ کے رفقائے کار کو بہت بہت مبارک۔ کل حضور نے خطبہ جمعہ میں "الفضل" کی بہت تعریف فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ (یہ میں اپنے الفاظ میں مفہوم بیان کر رہا ہوں۔ حضور کے اصل الفاظ آپ کیسٹ میں سن لیں) الفضل میں جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات روزانہ پہلے صفحہ پر چھپتے ہیں یہ جماعت کے لئے بہت مفید ہیں اور انہوں نے بہت محنت کے ساتھ اور بہت دور اندیشی کے ساتھ ایسے اقتباسات شائع کرنے شروع کئے ہیں جو موجودہ وقت کے لحاظ سے جماعت کے لئے بے حد فائدہ مند ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ان کا باقاعدہ مطالعہ کیا کریں۔ بطور نمونہ حضور نے ایک اقتباس پڑھ کر بھی سنایا اور ساتھ ہی حضور نے تمام دنیا کی جماعتہائے احمدیہ کو یہ ہدایت فرمائی کہ جہاں جہاں احمدی رسالے اور اخبار نکلتے ہیں۔ وہ الفضل سے ان کو نقل کر کے اپنے رسالوں میں شائع کیا کریں اور مختلف زبانوں میں ان کے ترجمہ کر کے بھی شائع کئے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ یو۔ کے کا حق ہے کہ ان کی زبان میں ان اقتباسات کا ترجمہ شائع ہو۔ افریقہ کا حق ہے کہ وہاں کی زبانوں میں ان کے ترجمے شائع ہوں۔

یہ تو خاکسار نے بہت اختصار کے ساتھ آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے ورنہ حضور نے بہت تفصیل سے اس بارہ میں ارشادات فرمائے ہیں۔ خطبہ کے دوران میں ہی خاکسار کو خیال آیا کہ آپ کا بھی یہ حق ہے کہ آپ کو بھی یہ خوشخبری پہنچا دی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ آج آپ کو یہ خط لکھنے بیٹھ گیا۔ ورنہ خط لکھنے کے معاملہ میں یہ خاکسار بدنامی کی حد تک سست واقع ہوا ہے۔ بہر حال ایک دفعہ پھر آپ کو اور آپ کے رفقائے کار کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

برادرم یوسف سہیل شوق صاحب

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریشی محمد ایوب صابر ۔ اوچ شریف

بجلی کا بل

ہم تو بل کی ادائیگی کی اونچ نیچ سے واقف نہیں ہیں۔ یہ مضمون تفریح طبع کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ اور اگر پیش کردہ تجاویز کسی کام آسکیں تو مضمون نگار کو یقیناً راحت ہوگی۔ (ایڈیٹر)

تقریباً ہر ملک کے افراد اس نام سے واقف ہوں گے۔ ہر شخص کا کسی نہ کسی شعبہ میں کسی نہ کسی بل سے ضرور واسطہ پڑا ہوگا۔ مثلاً ڈاکٹر کا بل۔ پانی کا بل، گیس کا بل۔ بجلی کا بل۔ اخبار کا بل وغیرہ۔

اس وقت صرف بجلی کے بل کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بل ہر مہینے کی آخری تاریخوں میں نمودار ہوتا ہے۔ بعض افراد اسے دیکھ کر سکتے میں آجاتے ہیں اور بعض خاموش رہتے ہیں اور بعض بڑی ناگواری سے دیکھتے ہیں کہ کیوں آگیا ہے۔ بل کا آنا تو کوئی بات نہیں۔ اصل مسئلہ اس بل کی ادائیگی کا ہوتا ہے جو بڑا کٹھن مرحلہ ہے۔ پاکستانی عوام ایسے مرحلوں سے اچھی طرح واقف ہوں گے۔ اکثر جگہوں پر بجلی کے بل بینکوں میں ادا کئے جاتے ہیں۔ خاکسار کو بھی ایک دن بجلی کا بل ادا کرنے کا موقع ملا۔ یہ ایک بہت بڑا تجربہ تھا جو آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

یہ پہلا موقع تھا جب والد صاحب نے بجلی کا بل ادا کرنے کے لئے بھیجا۔ ذہن میں کسی قسم کی پریشانی یا گھبراہٹ نہ تھی۔ سائیکل نکالی اور بینک جا پہنچا۔ یہ کیا؟ یہاں تو بہت سارے افراد جمع ہیں کوئی چوری ہوئی ہے یا لڑائی جھگڑا۔ ایک طرف کھڑے ہوئے صاحب سے دریافت کیا۔ فرمایا یہ بجلی کے بل کی ادائیگی کے سلسلے میں قطار بنائے کھڑے ہیں۔ اچھا تو یہ بات ہے۔ خاکسار نے سوچا کیوں نہ قطار میں ہو جاؤں تاکہ جلد باری آئے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ کون سی قطار میں کھڑا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہاں تو کئی قطاریں بنی ہوئی تھیں۔ اور ہر قطار میں موجود شخص کا دعویٰ تھا کہ اس کی قطار صحیح ہے۔ مجبوراً ایک قطار میں کھڑا ہونا پڑا۔ ابھی کھڑے ہوئے کچھ دیر ہوئی تھی کہ پیچھے ایک لمبی قطار بن چکی تھی۔ اب یہاں گرمی، گھٹن کے علاوہ دھکم دھکا جاری تھا۔ کوئی دو فریق لڑ بھی پڑتے۔ جب ایک شخص کھڑکی سے بل ادا کر کے باہر نکلتا تو ہر قطار میں موجود آگے والے کھڑکی کی طرف لپکتے کبھی بیک وقت تین ہاتھ یا چار ہاتھ کھڑکی کے اندر چلے جاتے۔ زیادہ زور والا مقابلہ جیت لیتا۔ یہ تو باہر کا منظر ہے۔ اب گیٹ کی طرف نظر دوڑائیں کچھ صاحب گیٹ کیپر کو اپنا بل اور ساتھ گیٹ کیپر کا ذاتی بل ادا کر رہے ہیں اور وہ اندر جاکر ان لوگوں کے بل ادا کر کے اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔ جو صاحب قطار میں کھڑے کھڑے تھک جاتے وہ قطار میں آگے والوں کو اپنا بل اور رقم دے کر جا رہے ہیں۔ ادھر جو ہر جائز و ناجائز کام کرنے والا طبقہ ہے لمبی لمبی گاڑیاں رکھتے ہیں شہر میں بڑی شہرت رکھتے ہیں وہ سیدھا بینک مینیجر کے کمرے میں جاتے ہیں۔ اس طرح دو منٹ میں وہ بھی کام کروا کے جا رہے ہوتے ہیں۔ اندر جو صاحب بل وصول کر رہے ہیں ذرا ان کا حال بھی سن لیجئے۔ بڑی آہستگی سے بل وصول کر رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ چائے سگریٹ بھی پی رہے ہیں علاوہ یہ کہ انہیں بینک میں اکاؤنٹ کھلوانے، چیک کیش کرنے کا کام بھی دیا جاتا ہے جسے وہ اوّلیت دیتے ہیں۔ چاہے اس میں گھنٹہ بھی لگ جائے۔ اس طرح جب بارہ ۱۲ بجتے ہیں تو کھڑکی بند کر دیتے ہیں کہ جناب بینک کا وقت ختم ہوچکا ہے کل تشریف لائیے گا۔ اور جو کافی دیر سے کھڑے ہوتے ہیں واپڈا والوں کو اور کلرکوں کو برا بھلا کہہ کر مایوسی کے عالم میں گھر چلے جاتے ہیں۔ اور اگلے دن اسی طرح کا سماں ہوتا ہے۔

اگر آپ کے ساتھ ایسا اتفاق نہیں ہوا تو آج ہی بل لیں اور قریبی بینک میں تشریف لے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

اس مسئلے کے حل کے لئے چند تجاویز ذہن میں آتی ہیں۔

۱۔ حکومت کو چاہیئے کہ مہینہ کے آخری عشرہ میں بینکوں میں موجود کلرکوں سے زائد کام نہ لیں اور وہ ڈسپلن کو قائم رکھیں۔

۲۔ حکومت واپڈا کے دفاتر کھولے جس میں بے روزگار نوجوان بھرتی کریں جو صرف بل وصول کریں۔ اس طرح بے روزگاری کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور بل کی ادائیگی میں پریشانی اور وقت کا ضیاع بھی نہ ہوگا۔

۳۔ ایسے جز وقتی ملازم بھرتی کئے جائیں جو مہینے کے آخری عشرہ میں بجلی کے بل بینکوں میں وصول کریں۔

۴۔ ڈاک خانوں، تمام بینکوں کو بجلی کے بل وصول کرنے کا اختیار دیا جائے۔

محمد منیر خان
واہ کینٹ

بلیک بکس
BLACK BOX

آج کل بلیک باکس کا لفظ بڑا مشہور ہے۔ اس کا نام سنتے ہی خیال آتا ہے کہ یہ ایک سیاہ رنگ کا ڈبہ ہوگا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جہاز کی کارکردگی میں مرکزی کردار ادا کرنے والے اس ڈبے کا رنگ سیاہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ حادثہ نہ بھی ہو پھر بھی یہ آلہ جہاز کی کارکردگی کے بارے میں بتاتا ہے اور خصوصاً حادثے کی صورت میں سب سے زیادہ تلاش بلیک باکس کی ہی کی جاتی ہے۔

جس طرح انسانی جسم میں دل کو ایک طرح کی مرکزی اور بنیادی اہمیت حاصل ہے بالکل اسی طرح جہاز کی کارکردگی میں بلیک بکس یا فلائٹ ریکارڈر FLIGHT RECORDER یا فلائٹ ڈاٹا ریکارڈر FLIGHT DATA RECORDER (یہ تینوں نام بلیک باکس کے ہی ہیں) کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

جب کوئی جہاز کسی حادثے کے باعث تباہ ہو جاتا ہے تو اس وقت BLACK BOX کی رپورٹ بالکل پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مترادف سمجھی جاتی ہے کیونکہ یہ جہاز کی ورکنگ (WORKING) اور اس کے نظام (SYSTEM) کے کام کو ٹیپ یا تار پر ریکارڈ کرتا جاتا ہے۔

بلیک باکس ایک مکمل طور پر خودکار الیکٹرانک سرکٹ ہے جس کیلئے ضروری نہیں کہ وہ سیاہ رنگ کا بھی ہو۔ ریکارڈر ایسے ڈبے میں ہوتا ہے جو ٹوٹ نہ سکے تاکہ حادثے کی صورت میں یہ ضائع نہ ہو جائے۔ BLACK BOX کی تلاش میں دقت سے بچنے کے لئے اس کے ساتھ ایک ریڈیو اور فلیش لائٹ بھی لگا دی جاتی ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ بلیک باکس اصول ارشمیدس (ARCHIMEDES PRINCIPLE) کے تحت ایسے مواد سے بنایا جاتا ہے کہ اگر طیارہ ڈوب بھی جائے تو یہ باکس (BOX) تیرتا رہے۔ ماسوائے اس کے کہ BOX کسی بھاری چیز کے ذریعے ڈوب جائے۔ اس ڈبے پر آگ بھی اثر نہیں کرتی گویا یہ فائر پروف (FIRE PROOF) بھی ہوتا ہے

بلیک باکس سے معلومات حاصل کرنے کے لئے اس میں چھ سے لیکر تقریباً ۱۰۰ تک چینل ہوتے ہیں۔ بنیادی طور پر اس کے دو مقاصد ہیں۔

(۱) کسی طیارے کی تیاری کے دوران تجرباتی پرواز کے عمل کو ریکارڈ کرنے کے لئے (تکمیل سے قبل آزمائشی اڑان)

(۲) طیاروں کی عمومی پرواز کے سسٹم کو ریکارڈ کرنے کے لئے تاکہ پرواز کے دوران ہواباز سے سرزد ہونے والی غلطی کی نشاندہی ہو سکے۔ اس طرح ہواباز کو مزید مشاق بنانے کیلئے بلیک باکس اہم کردار ادا کرتا ہے۔

آج تک جتنے بھی فضائی حادثے ہوئے ہیں ان کے بارے میں تقریباً تمام رپورٹس بلیک باکس ہی نے مہیا کیں جن کے ذریعے جہاز کے نظام میں خرابی یا کپتان کی غلطی کی نشاندہی ہوتی تھی

آج کل جو فوکر F-27 طیارہ لاپتہ ہو گیا تھا (جو ۲۵ اگست کو گلگت سے اسلام آباد جا رہا تھا) اس سلسلے میں بلیک باکس کی تلاش بھی جاری ہے کیونکہ اگر کہیں طیارہ کسی چٹان وغیرہ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا ہوتا تو بلیک باکس مکمل معلومات فراہم کر سکتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت خداوندی

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنے مقدس والد محترم بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق فرماتی ہیں :-

"اپنے سب سے بڑھ کر محبوب ذات باری تعالیٰ کا عشق بھی جو آپ کے روح و تن کے ذرّے ذرّے میں موجزن تھا آپ کے ہر ہر قول و فعل سے ہر وقت نمایاں نظر آتا تھا۔ مَیں نے بغیر اوقاتِ نماز کے بھی آپ کو اپنے ربِّ کریم کو تڑپ تڑپ کر پکارتے سنا ہے میرے پیارے اللہ! میرے پیارے اللہ! کی آواز گویا اس وقت بھی سن رہی ہوں اور آپ کے آنسو بہتے دیکھ رہی ہوں اپنے پیارے ازلی ابدی خدا تعالیٰ کے لئے غیرت کا ایک نمونہ چشم دید پیش کرتی ہوں۔ آپ حجرے میں تھے۔ باہر جانے کو تیار تھے۔ مَیں آپ کے پاس تھی۔ حضرت اماں جان سامنے کھپریل میں تھیں۔ ہماری تائی صاحبہ کی خادمہ خاص جو تائی صاحبہ کے قریباً ساتھ ہی احمدی بھی ہوگئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہے۔ حضرت اماں جان کے پاس آئی اور اپنی طرف سے عزیز داری سمجھ کر آپ کے پاس ہمارے چچا مرزا امام الدین کی وفات پر اظہار افسوس کرنے لگی۔ جس وقت اس کے منہ سے یہ لفظ نکل رہے تھے کہ بڑا ہی چنگا بندہ سی وغیرہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ باہر نکلے۔ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا۔ آپ نے اپنا عصا زمین پر مار کر کہا بدبخت! تو میرے گھر میں میرے خدا کے دشمن کی تعریف کرتی ہے۔ ایسا جلال آپ کی آواز میں تھا کہ وہ تو سر پٹ بھاگی۔ مرزا امام الدین دہریہ تھے۔ آپ کب گوارا کر سکتے تھے کہ آپ کے گھر میں ایک دہریہ کی اس قدر تعریف ہو۔ ویسے دوسرے عزیز جو محض ذاتی دشمن اور گمراہ تھے ان کی تکلیف میں آپ ہمدردی فرماتے تھے۔ حضرت منجھلے بھائی صاحب نے ایک دفعہ نظام الدین کہہ کر بات کی تھی۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ میاں وہ تمہارا چچا ہے۔ ان کا مرزا گل محمد سے بڑا لڑکا مرزا دل محمد جب فوت ہوا تو آپ نے اظہار افسوس کیا۔ مجھے یاد ہے۔ آپ نے فرمایا تھا۔ لڑکا اچھا تھا اس میں سعادت تھی۔ مَیں نے دیکھا کہ حافظ نابینا (حافظ معین الدین نابینا) کا ایک دن ہاتھ پکڑ کر چلا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ حضرت صاحب کی عبادتگاہ میں جانا ہے لاؤ پہنچا دوں۔ بیت الدعا یا ہماری حجرے کی کھڑکی سے وہ گلی نظر آتی تھی جو بیت اقصیٰ کو جاتی ہے۔ غالباً آپ نے اس میں سے دیکھا ہوگا۔"

"دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت۔ بلکہ انسان انسان ہے وہ دوسرے کیلئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے" (ارشاد حضرت بانی سلسلہ

جنّت النساء بیگم

منشی مولوی فضل الدّین بنگوی صاحب

میرے پیارے ابا جان جناب فضل الدین بنگوی آف بنگہ ضلع جالندھر حال نصیر آباد ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۸ اگست ۱۹۸۹ء کو بروز منگل بوقت ۳½ بجے بعد دوپہر بعمر نواسی سال وفات پا گئے ہیں۔

میرے ابا جان ۲۰ جون ۱۹۰۰ء بروز بدھ بنگہ شہر ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے یہ اپنے ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ بنگہ شہر میں احمدیت مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس کے ذریعے آئی تھی۔ میرے ابا جان نے ۱۴ سال میں ۲۹ دسمبر ۱۹۱۴ء میں حضرت فضلِ عمر کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور مڈل پاس کرنے کے بعد ۷۔ ج کلاس ۱۹۲۰ء میں پاس کی۔ اور ابتداء میں بنگہ شہر میں نائب مدرس رہے اور پھر ۳۱ مئی ۱۹۲۵ء تک کانٹھگڑھ میں رہے۔ اور پھر ۲۰ جون ۱۹۲۵ء کو ان کا تبادلہ ضلع لاہور کوٹ رادھا کشن نزد رائے ونڈ ہوا۔ ۱۹۲۶ء میں وہاں سے استعفیٰ دے کر واپس بنگہ شہر میں آگئے اور یہاں آکر تجارت شروع کر دی۔ آپ نے وصیت ۲۹ دسمبر ۱۹۲۶ء میں کی تھی آپ کا وصیت ۲۵۳۰ نمبر تھا۔ آپ نے احمدیت کی دعوت پورے جوش اور جذبہ کے ساتھ جاری رکھی اور نظام وصیت کو بھی اور اس کے جذبہ کو زندہ رکھنے میں ہر وقت کوشاں رہتے تھے اور چندہ جات کی ادائیگی میں ایک خاص قسم کا جنون تھا۔

پاکستان بننے کے بعد پہلے چک ۶۵۴ گ۔ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں رہائش اختیار کی تھی اور پھر سال ۱۹۴۸ء میں راولپنڈی چلے گئے۔ مگر جلد ہی ۱۹۵۰ء میں فیصل آباد محلہ مومن پورہ میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہوگئے۔ اور فیصل آباد میں نمک فروش کا کام کرتے رہے اور ۱۹۵۱ء میں ان کی دوکان دن دیہاڑے لوٹی گئی۔ یہاں بھی آپ نے احمدیت کی دعوت پورے جوش اور جذبہ کے ساتھ جاری رکھی میرے پیارے ابا جان نے ۲۰ جون ۱۹۷۴ء میں فیصل آباد کو خیر آباد کہہ کر یہاں محلہ نصیر آباد ربوہ میں ہمارے پاس رہائش اختیار کر لی۔

ہم تین بہنیں اور ایک بھائی ہیں ایک کی شادی قادیان میں مکرم چوہدری عمر الدین صاحب درویش سے ہوئی اور باقی ہم دونوں بہنوں کی شادی ایک ہی گھر موضع مرید تحصیل چکوال اور ضلع چکوال میں ہوئی تھی۔ مگر میری سب سے چھوٹی بہن نوجوانی کی عمر ۳۰ سال میں وفات پا گئی تھی۔ اس وقت ہم ایک بہن اور ایک بھائی زندہ ہیں۔ میرے ابا جان بنگہ شہر ضلع جالندھر میں سیکرٹری وصایا اور سیکرٹری مال اور سیکرٹری برائے دعوت الی اللہ رہے اور پھر یہاں پاکستان میں آکر فیصل آباد اور محلہ نصیر آباد میں غلام محمد آباد کالونی میں ۴۲ سال کے عرصہ تک صدر موصیان رہے۔ محلہ نصیر آباد ربوہ میں آکر آپ کا روزانہ کا معمول تھا کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے میں ہمیشہ مصروف رہتے۔ آپ نہایت درجہ منکسر المزاج ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ آپ نے وفات یافتہ رشتہ داروں کے کھاتہ جات تحریک جدید دوبارہ جاری کئے۔

آپ ہمیشہ نظام قدرت ثانیہ کے ساتھ وابستہ رہنے اور چندوں کی ادائیگی میں خاص طور پر تاکید کرتے تھے اور بار بار کہتے تھے کہ یہ موقعہ پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ چندہ رات فاقہ کر کے بھی ضرور ادا کرنا چاہیئے۔ آپ نے بڑی محنت اور خوشخطی کے ساتھ اور بڑی ترتیب کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے نقشہ بنا کر بہشتی مقبرہ قادیان کا نقشہ جو کہ اس وقت حضرت فضل عمر کی خدمت میں پیش کیا۔ اور پھر دوبارہ یہاں پاکستان میں آکر محلہ نصیر آباد میں رہتے ہوئے نقشہ بہشتی مقبرہ ربوہ کا تیار کر کے مکرم سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کے حوالہ کیا جو کہ ان کے پاس محفوظ ہے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ ۸-۹ کو بوقت ۹½ بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف کی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

مصلح الدین پاکستان ٹی وی میں ڈائریکٹر نیوز تھے۔ وہ ایک طویل عرصہ تک اسپورٹس کے بھی سربراہ رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہی کی سرکردگی میں ٹی وی نے اسپورٹس کوریج کے پودے کو پروان چڑھایا۔ ٹی وی کی اس عظیم شخصیت کا گزشتہ دنوں انتقال ہوگیا۔ جس سے اس میدان میں بہت واضح خلاء محسوس کیا جا رہا ہے۔ مصلح الدین اور ان کے اسسٹنٹ اختر وقار عظیم دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم تھے ان دونوں نے جس ہمت اور محنت سے ٹی وی پر اسپورٹس کوریج کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کیا ہے اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ وہ ہمیشہ بہتر سے بہتر کمنٹیٹر کی تلاش میں رہتے تھے اور اردو کمنٹری کو دراصل انہوں نے ہی بامِ رفعت پر پہنچایا ہے۔

پاکستان کے کروڑوں عوام مصلح الدین سے آشنا ہیں۔ مختلف دوروں میں صدرِ مملکت اور وزیر اعظم کے بیرونی دوروں کی کوریج کے لئے انہیں ہی منتخب کیا جاتا تھا۔

مصلح الدین کے دور کی کرکٹ کوریج دیکھ کر آسٹریلیا کے چینل نائن کے سربراہ لینئل ٹیلر نے برملا یہ کہا تھا کہ پاکستان ٹی وی کی کوریج بی بی سی سے کہیں زیادہ اچھی اور چینل نائن کے مقابلہ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نو کیمروں سے کوریج کرتے ہیں جبکہ آپ پانچ کیمروں سے ایک معیاری کوریج کر رہے ہیں۔ اس کا کریڈٹ آپ کو جاتا ہے۔ مصلح الدین کا حسن ذوق ملاحظہ کیجئے۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں عظیم برادران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کا کریڈٹ ان دونوں بھائیوں کو جاتا ہے جو کیمرہ میں ہیں۔

مصلح الدین ہمہ وقت مسکرانے اور کم گفتگو کرنے کے عادی تھے۔ وہ ہر بات کا جواب دو ٹوک دیتے تھے جو مختصر اور فیصلہ کن ہوتا تھا۔ طبیعت میں سادگی اور عاجزی تھی مصلح الدین نے اپنی زندگی میں دوست ہی دوست بنائے ہیں۔ ان کی عداوت کسی سے نہ تھی۔ وہ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ ان کی صحافتی زندگی بھی کارناموں سے بھری ہوئی ہے۔ انہوں نے خود کو ٹی۔ وی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ سیف گیمز کی کوریج کی ذمہ داری حکام نے ان کے دیرینہ رفیق کار اختر وقار عظیم کے ساتھ مشترکہ طور پر سونپی تھی۔ لیکن وقت نے ان کا ساتھ نہ دیا اور وہ بہت سارے دوستوں کو سوگوار چھوڑ کر اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

ایسی شخصیات اور ان کی کارکردگی منفرد خصوصیات کی حامل ہوتی ہے مصلح الدین نے بہرحال ایک قیمتی اثاثہ پاکستان ٹی وی کے لئے چھوڑا ہے امید ہے ان کے ساتھ کام کرنے والے اور ان کی تربیت میں رہ کر اس فن کو سیکھنے والے فیاضانہ سلوک کرتے ہوئے مزید لوگوں کی تربیت کریں گے جو سپورٹس کی ٹی وی رپورٹنگ کے معیار کو نہ صرف برقرار رکھ سکیں گے بلکہ اسے مزید بہتر بنائیں گے۔

بقیہ: ارشادات امام رابع

ہے کہ ظنوں میں مبتلا نہ ہو جاؤ اپنی زندگی کو ظنوں کے سپرد نہ کر دو گویا کہ تم ظنوں کے ہو کر رہ گئے پھر یہ نہیں فرمایا کہ ہر ظن گناہ ہے بلکہ فرمایا (یقیناً بعض ظن گناہ ہیں۔ ناقل) یعنی بہت زیادہ ظن کی عادت ڈالو گے۔ تو بعض ظن ایسے ہوں گے، بعض گمان ایسے ہوں گے کہ گناہ کی شکل اختیار کر لیں گے۔ اسی لئے ہمارے ہاں حسنِ ظن اور سوءِ ظن دو محاورے پائے جاتے ہیں جب فرمایا (کہ اکثر ظن سے اجتناب کرو) تو مراد یہ ہے کہ سوءِ ظن سے بچو۔ یہ کہنے کی بجائے کہ سوءِ ظن سے بچو جب یہ فرمایا کہ اکثر ظن نہ کیا کرو تو مراد یہ ہے کہ عموماً ظن کی عادت اچھی نہیں ہے۔ یہ بات کو بیان کرنے کا بہت ہی لطیف رنگ ہے۔ اگر آپ سائنس کے جدید رجحانات دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس طرزِ بیان میں بہت ہی گہری سچائی ہے۔ جو لوگ ظن پر مائل ہوتے ہیں وہ شواہد کی تلاش چھوڑ دیتے ہیں۔ جو لوگ شواہد کو فوقیت دیتے ہیں وہ ظن سے اکثر بچے رہتے ہیں۔ مجبور ہو جائیں تو ظن کرتے ہیں ورنہ وہ شواہد کے پیچھے چلتے ہیں، شواہد کی جستجو میں رہتے ہیں، تو ظن سے بچنا ایک بنیادی اصول ہے جو قوموں کے لئے بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، اگر وہ اس کی کنہ کو پا جائیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء)

شذرات

نون۔ سین

تاوان

زندگی میں اتار چڑھاؤ تو آتے ہی رہتے ہیں کبھی امارت اور کبھی غربت۔ کبھی عزت اور کبھی ذلت۔ کبھی فقیری اور کبھی بادشاہی، عام طور پر سمجھا یہ جاتا ہے کہ جب انسان اس دنیا سے گزر جاتا ہے تو اس دنیا کی ساری تکالیف یا سارے اتار چڑھاؤ اس کے لئے ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات ایسا نہیں بھی ہوتا۔ برژنیف کے متعلق گزشتہ ایام میں ہمارے قارئین نے الفضل میں ہی پڑھا ہوگا کہ کس طرح اس کے تمام اعزازات اس سے واپس لے لئے گئے ہیں گویا کہ اس کی ساری تاریخ کا دھارا ہی بدل کر رکھ دیا گیا ہے سٹالن کی موت کے بعد اس کے خلاف بھی بہت کچھ کیا گیا۔ اور ابھی تک کیا جا رہا ہے اب پولینڈ کے باشندوں نے روسی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ لاکھوں افراد جن کو یا تہ تیغ کر دیا گیا تھا یا سائبریا اور قازقستان بھیج دیا گیا تھا (یہ جنگِ عظیم دوئم کی بات ہے) ان کا ہرجانہ ادا کیا جائے۔ وزیر خارجہ کرززٹوسکوبسکی نے بھی اپنی پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ غیر کمیونسٹ حکومت کے وزیر اعظم مونزووسکی بھی اس معاملے کو اٹھائیں گے کہ مغربی اور مشرقی جرمنی سے جنگ کا تاوان حاصل کیا جائے اور اس میں یہ بات شامل ہوگی کہ ان دنوں زبردستی مزدوری کے کام کروائے گئے اور جن سے یہ کام کروائے گئے ان کی تعداد تقریباً ۲۰ لاکھ تھی۔ اور انہیں نازی جرمنی بھیج دیا گیا تھا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ اس سے پہلی حکومت نے بھی یہ مطالبے کئے تھے۔ لیکن اسوقت کریملن نے کوئی توجہ نہیں دی۔ یہ سوال بھی زیر بحث آتا ہے کہ کیا یہ ہرجانے، معاوضے اور تاوان مل جائیں گے؟ جواب اس کا یہ ہے کہ یہ تو مستقبل ہی بتائیگا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ پولینڈ والے کہتے ہیں کہ یہ بات ہمیشہ ہمارے ذہن میں رہی ہے اور اس پر کسی نہ کسی رنگ میں بات بھی اٹھائی جاتی رہی ہے۔ ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۱ء کے درمیان سٹالن نے ۲۰ لاکھ پولینڈ کے باشندے جو پولینڈ کے مغربی حصے میں رہ رہے تھے اور جسے روس نے ۱۹۳۹ء کے مالوٹوف ربن ٹراپ معاہدے کے ذریعے اپنے ساتھ ملحق کر لیا ہوا تھا۔ ان کو وہاں سے ملک بدر کر دیا گیا تھا اور یہ بالکل ایسی ہی ملک بدری تھی جیسی کہ بالٹک کی لیتھونیا لٹویا اور اسٹونیا ریاستوں میں۔ بہت سے افراد جو نازی ازم کے خلاف نبرد آزما تھے ان کو جنگ ختم ہو جانے کے بعد بھی ملک بدر کیا گیا تھا۔ مغربی جرمنی کا خیال ہے کہ اب کسی تاوان کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ بون نے ۱۹۵۳ء میں جو پیشکش کی تھی اسے پولینڈ نے مسترد کر دیا تھا۔

بقیہ: منشی فضل دین بنگوی

امامت میں ادا کی گئی اور بوجہ موصی ہونے کے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں لائی گئی۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم حکیم محمد عقیل صاحب معلم وقف جدید نے دعا کروائی۔

آخر میں احباب کرام سے درخواست ہے کہ آپ کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اس عاجزہ کو اور باقی ماندہ رشتہ داروں کو بھی اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بقیہ: آپ کا خط ملا

اور برادرم آغا سیف اللہ صاحب کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کر دیں۔ یہ سب بھی اس مبارکباد میں شامل ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۲۶:- میں بشیر بیگم بیوہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب قوم جٹ گورایا پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۵۰۰ روپے (۲) طلائی بالیاں وزنی ایک تولہ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے (۳) سلائی مشین ۲۵ سالہ پرانی مالیتی -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشیر بیگم مکان نمبر ۳۲۷ ماڈل ٹاؤن فیصل آباد شہر۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حافظ محمد اکرم سیکرٹری مال فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ کرامت اللہ ناظم اصلاح وارشاد ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۷۱۲۷:- میں محمودہ بدر بنت ٹھیکیدار عبدالغفار بدر قوم عرب پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹-۲-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۱۱-۵۰۰ گرام مالیتی -/۳۰۲۶ روپے (۲) گھڑی مالیتی -/۴۰۰ روپے (۳) چاندی کی انگوٹھی مالیتی -/۲۵ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ محمودہ بدر 8/7 دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ سعید احمد بدر ابن ٹھیکیدار بدرالدین 8/2 فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالغفار بدر والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۱۲۸:- میں عالم بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک 32/NP شرقی ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ ۸۷/۱۲/۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۳۲ روپے بذمہ خاوند (۲) جوڑی طلائی ڈنڈیاں وزنی ۹ ماشہ مالیتی -/۲۷۰۰ روپے (۳) سلائی مشین کہنہ مالیتی -/۳۰۰ روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عالم بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب چک 32/NP شرقی P/O خاص ضلع رحیم یار خان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری غلام محمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۷۰۳۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد صفدر علی پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۱۲۹:- میں چوہدری رفیق احمد ولد چوہدری ناصر احمد صاحب قوم گجر پیشہ طالب علم عمر ½22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 144- آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹-۳-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری رفیق احمد 144- آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ قدرت اللہ وصیت نمبر ۱۲۸۲۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری عزیز احمد وصیت نمبر ۱۷۵۵۱۔

مسل نمبر ۲۷۱۳۰:- میں امتہ الحفیظ حامدہ زوجہ مکرم رشید احمد لون قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے روڈ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹-۴-۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات ایک تولہ مالیتی -/۳۲۰۰ روپے (۲) سلائی مشین مالیتی -/۸۰۰ روپے۔ (۳) حق مہر -/۱۲۰۰۰ Rs اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الحفیظ حامدہ زوجہ مکرم رشید احمد لون ریلوے روڈ چونڈہ گواہ شد نمبر ۱۔ جمال الدین شمس مربی سلسلہ چونڈہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک محمد اقبال۔ وصیت نمبر ۱۷۴۴۳۔

ــــ دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

شربت صدر ــــ نزلہ وزکام کھانسی اور گلے کی خراش کے لئے۔ قیمت -/۸

راحتِ جان ــــ تبخیرِ معدہ کی مفید و مجرب دوا۔ قیمت -/۱۴

تریاقِ معدہ ــــ کھانا ہضم کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ قیمت -/۲، -/۱۴

تریاقِ نزلہ وزکام ــــ نزلہ وزکام کی بلند پایہ دوا۔ قیمت -/۷

روشن کاجل ــــ آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے۔ قیمت -/۵

حبوب مفید اٹھراء قیمت -/۱۵، -/۴۵

اکسیر اولاد نرینہ قیمت -/۵۰

زردجام عشق قیمت -/۱۰۰

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع مجالس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

انعامی شیلڈ مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور نے حاصل کی

مجالس کی طرح اضلاع میں بھی مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے سال بھر میں بہترین کام کرنے والے ضلع کو انعامی شیلڈ دی جاتی ہے۔

سال ۸۹-۱۹۸۸ء کی ماہوار رپوٹوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد جو نتیجہ مرتب کیا گیا ہے اس کے مطابق ضلع لاہور اوّل آکر انعامی شیلڈ کا حقدار قرار پایا ہے۔ جبکہ ضلع کراچی نے دوسری، ضلع راولپنڈی نے تیسری اور ضلع لاڑکانہ نے چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان اضلاع کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ اور انہیں بیش از بیش کام کرنے کی توفیق دے۔

حبیب الرحمٰن، مہتمم اطفال

ضروری اعلان وقفِ جدید

ناصرات اور سیکرٹریان ناصرات متوجہ ہوں

وقف جدید کا سال دسمبر میں ختم ہو جاتا ہے تمام سیکرٹریان ناصرات اپنی اپنی مجالس کی بچیوں کا چندہ وقفِ جدید سو فیصد پورا کریں وقت بہت کم رہ گیا ہے اور جنوری ۹۰ء کی رپورٹ ناصرات میں اس کا ذکر کریں کہ ان کی ناصرات نے وقفِ جدید کا بجٹ پورا کر دیا ہے۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

اعلان تعطیل

مورخہ ۹ نومبر ۱۹۸۹ء بروز جمعرات یوم اقبال کے سلسلے میں دفتر الفضل کے دفاتر بند رہیں گے۔ لہذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینجر)

ضرورت ہے

ہمارے دواخانہ کے کراچی برانچ کے زنانہ حصہ کیلئے ایک لیڈی ورکر کی ضرورت ہے۔ تعلیم کا معیار ایف اے سے کم نہ ہو۔

۱۲ تا ۱۸، اکتوبر کی تاریخوں میں ۴ بجے شام کے بعد بالمشافہ ملیں۔

مینیجر

دواخانہ حکیم نظام جان

۲ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ
(یو۔ بی۔ ایل) بالائی منزل
لیاقت آباد کراچی ۱۹

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہش مندوں کیخاطر

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند

حکیم عبدالحمید اعوان

کا

ماہانہ پروگرام

۱۵-۱۶ تاریخ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والا

۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی

۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ۔ ملتان

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے

مینجر (رجسٹرڈ)

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

• اسلام آباد میں دو چینی سفارت کار پراسرار طور پر گم ہو گئے۔ خیال ہے کہ انہوں نے امریکی سفارت خانے میں پناہ لے لی ہے۔

• کینیڈا کے سفارت خانے کے ایک رکن بھی پانچ دن سے لاپتہ ہیں۔ وہ افغان مجاہدین کے ایک عشائیے میں شامل ہونے کے لئے گئے تھے لیکن واپس نہیں آئے۔ خیال ہے کہ ان کو بعض افغان مجاہدین نے اغوا کر لیا ہے۔

• وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پروگرام کے تمام منصوبے عدم تعاون کے باوجود پورے کئے جائیں گے۔ اگر کسی صوبائی حکومت نے تعاون نہ کیا تو اس کا سخت نوٹس لیا جائے گا۔

• وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے مشیر جام صادق علی نے وزیراعظم کی ہدایت کے مطابق ارکان اسمبلی سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

• وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے صدر غلام اسحٰق خان سے دو گھنٹے ملاقات کی۔ اسی ملاقات میں ان کے ساتھ بیگم نصرت بھٹو بھی شامل تھیں۔ ملاقات کے دوران ججوں اور نئے گورنروں کے تقرر، مرکز اور پنجاب میں محاذ آرائی اور مشترکہ کونسل کا اجلاس بلانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بینظیر بھٹو کی صدر کے ساتھ ایک ہفتے میں یہ دوسری ملاقات ہے۔

• وفاقی حکومت نے سونا درآمد کرنے کی عام اجازت دے دی ہے۔ خیال ہے کہ منشیات کی کمائی سونے کی سمگلنگ میں لگائی جا رہی تھی۔ اس سمگلنگ کو روکنے کے لئے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔

• فرانس کے صدر متراں آئندہ سال کے شروع میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔

• لاہور چڑیا گھر کا "شعلہ" نامی ببر شیر پُراسرار طور پر ہلاک ہو گیا شیر کی خوراک کے حصے کا گوشت کھانے والے ۱۸، کوّے بھی مر گئے۔

غیر ملکی خبریں

• نمیبیا میں پہلے قومی انتخابات میں تقریباً سات لاکھ ووٹر آئین ساز اسمبلی کے ۷۲ ممبروں کا انتخاب کریں گے جو افریقہ کی آخری نوآبادی کو جنوبی افریقہ کی غلامی سے نجات دلانے کیلئے آئین کا مسودہ تیار کرے گی۔ اقوام متحدہ کے عملے کے تقریباً سات ہزار افراد پولنگ کی نگرانی کے لئے علاقے میں پہنچ گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی امن فوج کا کہنا ہے کہ اسے پورا یقین ہے کہ پولنگ نظم وضبط کے ساتھ ہو گی۔ گو ایک ہفتے تک پولنگ کے قطعی نتائج معلوم نہیں ہو سکیں گے۔ تاہم توقع ہے کہ جنوب مغربی افریقہ کے عوام کی تنظیم سواپو جس نے جنوبی افریقہ کی حکمرانی کے خلاف ۲۳ سال تک جدوجہد کی ہے بیشتر نشستیں جیت لے گی۔

• مشرقی جرمنی کے لاکھوں افراد نے سوموار کے روز چھ بڑے شہروں میں جمہوریت کے حق میں مظاہرے کئے۔ وہ مزید اصلاحات کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ان شہروں میں لائپزک شامل ہے جس کے وسطی علاقے میں دو لاکھ سے زائد افراد نے مارچ کیا۔ مشرقی جرمنی کی حکومت نے اپنے شہریوں کے لئے غیر ملکی سفر پر پابندیاں نرم کرنے کے لئے حال ہی میں قانون کی تفصیلات کا اعلان کیا ہے جس میں سفر کی مدت صرف ۳۰ دن سالانہ رکھی گئی ہے۔ جبکہ عوام کا توقع ہے کہ مغرب کی طرف سفر کی اجازت محدود نہ رکھی جائے۔ عوام حکومت سے مستعفی ہونے آزادانہ انتخاب اور ملک میں کمیونسٹ پارٹی کا اہم کردار ختم کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

• سوموار کے روز مقبوضہ عرب علاقے میں اسرائیلی فوجیوں اور فلسطینی مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں ۱۲ فلسطینی اسرائیلی فوجیوں کی گولیوں سے زخمی ہو گئے۔